تاریخ اسلام کے پوشیدہ راز

تجزیہ و تحقیق

تعارف

اگر آپکو کسی واقعہ کی سمجھ نا آئے یا اگر کسی واقعہ کو اتنا الجھا دیا گیا ہے کہ لوگ سمجھنے کے باوجود سمجھ نا پائیں تو پھر ایک واقعاتی اصول ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیا کے ہر واقعہ کے پیچھے بہت سے ایسے واقعاتی محرک ضرور ہوتے ہیں جنہیں سمجھ لینے سے ہمیں پورے واقعہ کی تمام پوشیدہ حقیقتوں کا پتہ چل جاتا ہے دنیا بھر کی عدالتوں میں اسی اصول کی بنیادوں پر حقیقتوں کا کھوج لگایا جاتا ہے۔ اسی اصول کو استعمال کرتے ہوئے آج ہم دنیا کے 3 بڑے مذاہب یعنی مسیحت، اسلام اور بدھ ازم کے بارے میں جانیں گے کہ یہ مذاہب کس نے کن وجوہات کی بنیادوں پر کیسے بنائے اور اس غیر جانبدار تجزیہ میں ہم تفصیل کے ساتھ مذہب اسلام کے کچھ نہایت ہی پوشیدہ واقعات کے بیک گراؤنڈ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے آج کا یہ پورا پوسٹ رومن، ایران، ھندوستان اور یونان کے ان تاریخی واقعات پر مبنی ہے جن کے اثرات سے مذہب اسلام بنایا گیا۔ اس پوسٹ میں اہم شخصیات کے نام انگریزی میں دئے گئے ہیں تاکہ آپ اس پوسٹ کے ایک ایک لفظ کا حوالہ آن لائین دیکھ کر تصدیق کر سکیں۔ آج ہم اسلام سے متعلق 8 اہم سوالات کا کھوج لگائیں گے۔

1۔ اسلام کیوں بنا اور قرآن کس کا کلام ہے؟

2۔ کلمہ میں محمد کو بڑے رتبے یعنی نبی اللہ کی بجائے چھوٹا رتبہ رسول اللہ کیوں دیا گیا؟

3۔ ایک عیسائی ورقہ بن نوفل کے مرنے پر اللہ کیوں سکتے میں آیا اور وحی کا سلسلہ بند کر دیا؟

4۔ ابتدائی مکی آئیوں میں اللہ نے محمد کو رسول کہا پھر ورقہ بن نوفل کی وفات کے بعد مدنی آئیوں میں محمد نبی کیسے بن گیا؟

5۔ جب مسلمانوں کا پہلا قافلہ ہجرت کر کے حبشہ گیا تو محمد انکے ساتھ حبشہ کیوں نہیں گیا اور محمد اس 3 سال تک کہاں غائب رہا؟

6۔ قرآن میں اللہ نے سورہ روم لکھ کر مشرک رومنوں کی چمچہ گیری کیوں کی؟
7۔واقعہ معراج کے پیچھے کیا محرک ہیں؟
8۔تمام حدیث نگار ایرانی نزاد عجمی کیوں تھے؟

اس پوسٹ کے 30 سپارے پڑھنے کے بعد دنیا کے تمام بڑے مذاہب اور خاص طور پر اسلام کا کوئی بھی اہم پہلو آپ سے پوشیدہ نا رہ سکے گا بیشک یہ 30 سپارے دو دن میں ختم کر دیا ایک ہفتے میں بس سچائی خود بخود ابھر کر اپنے آپکو ثابت کر دے گی۔

1۔زمانہ قدیم کے تمام مذاہب کسی نا کسی بادشاہ نے بنائے تھے

آج ہم مذہب اسلام کی حقیقتوں کا کھوج لگاتے ہوئے ان تاریخی حقائق کو سمجھنے کی کوشش کریں گے جن کی بنیاد پر مذہب اسلام وجود میں آیا سب سے پہلے دنیا کے تمام قدیم مذاہب کے بارے میں ایک حقیقت جان لیں کہ زمانہ قدیم میں کوئی نا کوئی بادشاہ اپنے آپ کو خدا کا نائیب، پیغمبر یا اوتار کہہ کر مذہب کی بنیاد رکھتا تھا مثال کے طور ھندوستان میں راجہ رام چندر اوتار، کرشن اوتار، ارجن اوتار اسی طرح اسرائیل میں بادشاہ ابراہیم پیغمبر، بادشاہ موسیٰ پیغمبر، بادشاہ داؤد پیغمبر اور بادشاہ سلیمان پیغمبر یہ وہ جنگجو تھے جو بادشاہ بنے اور پھر انہوں نے اپنے آپکو خدا کا پیغمبر یا نائیب کہہ کر لوگوں پر حکومت کی یہ وہ دور تھا جب بادشاہ کا فرمان خدا کا فرمان سمجھا جاتا تھا پھر زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ کچھ عقلمند بادشاہوں نے اپنے فرمان کی بجائے کسی فلسفہ کو خدا کا فرمان کہہ کر اس فلسفہ پر حکومتیں قائم کرنا شروع کر دیں۔

2۔ھندومت کے خلاف مہاتما بدھ کے فلسفہ امن کی مقبولیت

زمانہ قدیم میں بادشاہ روحانیت کو سیاست کے ساتھ جوڑ کر مذہب بناتے تھے اور پھر اسی مذہب سے پورا معاشرہ چلایا جاتا تھا بادشاہ کی طرف سے کسی کو سزا یا جزا بھگوان کی مرضی سمجھی جاتی تھی غیر قوموں سے

جنگ کو بھگوان کی مقدس جنگ سمجھا جاتا تھا جن کی بنیاد پر ھندوستان میں مہابھارت جنگ لڑی گئی مذہب کے نام پر خون ریزیوں سے بغاوت کرتے ہوئے مہاتمابدھ نے فلسفہ امن کی بنیاد ڈالی اور پھر کچھ ہی عرصہ میں مہاتمابدھ کے فسلفہ امن کی مقبولیت مشرق وسطیٰ، جنوبی ایشیا سے ہوتی ہوئی مشرق بعید تک پھیل گی اور تجارت پیشہ افراد کے ذریعے مہاتمابدھ کا فلسفہ امن دنیا کے کئی ممالک میں پھیلتا چلا گیا جس کا فایدہ اٹھاتے ہوئے بادشاہوں نے فلسفے کو اپنانا شروع کر دیا۔

3۔ سکندر اعظم پہلا بادشاہ تھا جس نے مذہب کی بجائے فلسفہ اپنایا

سکندر اعظم کا والد فیلپس مقدونیہ کا بادشاہ تھا اس نے یونانی فلاسفر ارسطو سے اپنے بیٹے سکندر اعظم کو فلسفہ کی تعلیم دلوائی اور پھر سکندر اعظم اسی فلسفہ کی بنیاد پر دنیا کو تبدیل کرنے کیلئے مقدونیہ سے نکلا اور موجودہ پاکستان تک تمام علاقے فتح کر لئے سکندر اعظم تاریخ کا پہلا بادشاہ تھا جس نے مذہب کی بجائے فلسفہ کے ذریعے دنیا کو تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا اور یورپ سے لیکر ایشا تک آدھی دنیا فتح کر لی۔ جس کی وجہ سے یورپ اور ایشیا کے بادشاہوں میں بھی فلسفہ کا رواج ایک بھیڑ چال کی طرح شروع ہو گیا اور یوں مذہب جو کبھی بادشاہوں کے ذاتی فرمان پر مشتمل ہوتے تھے پھر ذاتی فرمانوں کی جگہ فسلفے نے لے لی۔

فلسفہ کی بنیاد پر مذاہب بنانے میں بادشاہوں کا کردار

4۔ مہاتمابدھ کے فلسفہ امن کی بنیاد پر بدھ مزہب کی بنیاد رکھی گئی

جب سکندر اعظم ارسطو کے فلسفہ کی بنیاد پر دنیا تبدیل کرنے کی غرض سے ھندوستان تک پہنچ گیا تو اس سے متاثر ہو کر 322 قبل مسیح میں ھندوستان میں چندر گپت موریا نے بھی مہاتمابدھ کے فلسفہ امن کو بنیاد بنا لیا اور پھر اسی فلسفہ کی بنیاد پر جنوبی ایشیا کی ریاستیں فتح کرتے ہوئے اس نے عظیم ھندوستان کی

بنیاد رکھی جس کی سرحدیں افغانستان سے لیکر برماتک پھیل گئیں کیونکہ چندر گپت موریا نے مہاتما بدھ کے فلسفہ کی بنیاد پر اپنی حکومت قایم کی تھی بس پھر اس نے اسی فلسفہ کو فروغ دینے کیلئے بدھسٹ مذہب کی بنیاد رکھ دی اور یوں مہاتما بدھ کا فلسفہ بدھ مذہب کی شکل اختیار کر گیا اور چندر گپت موریا تاریخ کا پہلا بادشاہ تھا جس نے فلسفہ کی بنیاد پر ایک آرگنائیزڈ مذہب بنالیا۔

5۔یہودیوں کے خلاف یسوع مسیح کے فلسفہ محبت کی مقبولیت

قبل مسیح میں عرب اسرائیل کے پورے علاقے میں 3 ہی بڑے مذاہب تھے بت پرست Pagans، ایران کے آتش پرست اور بادشاہوں کو پیغمبر ماننے والے یہودی کیونکہ عرب بت پرست اپنے دیوتاؤں کی خوشنودی کیلئے انسانی جان کی قربانی دے دیا کرتے تھے جس کے خلاف یہودیوں نے اپنے پیغمبر بادشاہوں کے فلسفہ کی بنیاد پر امن کا درس دیا جس سے یہودیت پھیلنا شروع ہوگئی لیکن رفتہ رفتہ یہودی قوانین میں سختی آنے لگی اور یوں یہودیت اپنے آخری دور تک ظالمانہ قوانین کی وجہ سے لوگوں کیلئے عذاب بن گئی جس کے خلاف اسرائیل میں یسوع مسیح نے بغاوت کرتے ہوئے مہاتما بدھ کے فلسفہ امن کی طرز پر سلفہ محبت کا پرچار شروع کر دیا کیونکہ یہودی مذہب کے مطابق لوگوں کو خدا سے ڈرا کر اسکے احکامات ماننے پر زور دیتے تھے لیکن یسوع نے خدا سے ڈرنے کی بجائے اس سے محبت کا فلسفہ دیتے ہوئے خدا کو باپ کہہ کر پکارا اور یہودیوں کے ایک ایک ظالمانہ قانون کو توڑا اور ان سے بغاوت کی جس کی وجہ سے یہودیوں نے یسوع پر توہین مذہب کا الزام لگایا اور یسوع کو سزائے موت دے دی۔ لیکن اسکے بعد یسوع کا فلسفہ محبت خطے میں مقبول ہوتا رہا۔

6۔یسوع کے فلسفہ محبت کو رومن بادشاہ نے مسیحی مذہب بنادیا

جس طرح ھندوستان میں مہاتمابدھ کے فلسفہ کی بنیاد پر چندر گپت موریا نے اپنی حکومت قایم کر کے مہاتمابدھ کے فلسفہ امن کو بدھ مذہب بنا کر اسے فروغ دیا بالکل اسی طرح 306 عیسوی میں ایک رومن سپہ سالار قسطنطائین Constantine نے یسوع کے فلسفائے محبت کو بنیاد بنا کر اسے فروغ دینے کیلئے اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا کیونکہ عرب اسرائیل کے لوگ یہودی ظلمات سے تنگ تھے اسی لئے انہوں نے رومن بادشاہ کا بھر پور ساتھ دیااور کچھ ہی عرصہ میں قسطنطائین پورے خطے میں Constantine the Great ایک بڑامضبوط بادشاہ بن گیا جو کہ سکندراعظم اور چندر گپت موریا کی طرز پر یسوع کے فلسفے کی بنیاد پر طاقت پکڑتا رہا بالآخر قسطنطائین نے یسوع کے فلسفائے محبت کو مسیحی مذہب میں تبدیل کر دیااوریوں 306 عیسوی میں مسیحت کی بنیاد پڑ گئی اب کیونکہ فلسفہ کی بنیاد پر حکومت بنتی اور پھر وہی فلسفہ مذہب کی شکل اختیار کر جاتا تھا۔کیونکہ عرب اسرائیل طویل جنگ وجدل میں گھرا رہااسی لئے خطے میں ایک بار پھر فلسفہ امن کی ضرورت تھی کیونکہ امن کو عربی میں اسلام کہتے ہیں اسی لئے ابراھیمی سلسلہ کے تیسرے مذہب اسلام کی ابتداء کچھ ایسے سیاسی حالات کی وجہ سے ہوئی جو رومن تاریخ کے طور پر آج بھی محفوظ ہے لیکن مذہب اسلام قدیم ترقی یافتہ دور کا مذہب تھا جسے قائم رکھنے کیلئے بہت جہد وجہد کی ضرورت تھی اسی لئے بے دریغ خون اور کتابوں کے انبار لکھ لکھ کر زبردستی اسلام کو قائم رکھنا پڑااوریوں مذہب اسلام رومن تاریخ سے الگ ہو کر اپنی ہی تاریخ میں قید ہو کر رہ گیا۔

7۔ابراہیمی سلسلہ کے تیسرے مذہب اسلام کی ابتداءورقہ بن نوفل کے فلسفہ امن یعنی اسلام سے ہوئی

اب کیونکہ آپ فلسفہ کی بنیاد پر بننے والے اسلام سے قبل دنیا کے دو بڑے مذاہب بدھ ازم اور مسیحیت کو سمجھ گئے ہونگے کہ کس طرح کسی فلسفے کو سیاسی اور رواجی طور پر استعمال کرتے ہوئے عام سے سپہ سالاروں نے اپنی اپنی بادشاہتیں قایئم کیں اور پھر اسی فلسفے کو کیسے سیاسی طور پر مذہب میں تبدیل کر دیا گیا بالکل اسی تسلسل میں ابراہیمی سلسلہ کے تیسرے مذہب اسلام کی بنیاد 610 عیسوی میں ایک عرب عیسائی مبلغ ورقہ بن نوفل کے فلسفائے امن یا عربی میں اسلام پر رکھی گئی جسے ایک رومن بادشاہ ھیرکلائیس Heraclius نے ثاثانی سلطنت توڑنے کیلئے خوب سپورٹ کیا لیکن کچھ عرصہ بعد ہی ورقہ بن نوفل کی وفات کے بعد اسکے مددگار محمد نے اسی فلسفہ امن کو بنیاد بنا کر رومنوں کی مدد سے حجاز کا بادشاہ بن گیا۔اس طرح رومنوں نے ورقہ بن نوفل کے فلسفہ اسلام کو فروغ دیکر 628 عیسوی میں ثاثانی سلطنت ایران کو توڑ دیا اور ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کو ھلاک کر دیا گیا اور ایک رومن گورنر نے پرویز خسرو کی دو بیویوں کو بطور تحفہ محمد کے حوالے کر دیا جن کے نام ماریہ اور شیریں تھے پھر رومنوں کی فتح کے بعد آخری سانسوں تک محمد رومنوں کا وفادار گورنر حجاز رہا اور یہی وہ دور تھا جب محمد نے ورقہ بن نوفل کے فلسفہ امن کو مذہب اسلام میں تبدیل کر دیا لیکن محمد کی وفات کے بعد خلفائے راشدین نے مذہب اسلام کو مزید ترقی دی قرآن کو کتابی شکل میں لایا گیا کیونکہ حجاز کے عرب صدیوں سے ثاثانی آتش پرستوں کے غلام تھے جنہیں رومنوں نے آزاد کروایا اور پھر آزاد ماحول میں بدو انقلاب طاقت پکڑتا رہا اور بالآخر خلفائے راشدین نے رومنوں کے خلاف ہی اعلان جنگ کر دیا جس سے بدو انقلاب نے پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا یہ وہ دور تھا جس میں مسلمانوں نے عربی زبان اور مذہب اسلام کو بزور طاقت پورے خطے میں لوگوں کو Option 3 دیکر پھیلا دیا کہ یا تو اسلام قبول کر لو یا پھر جزیہ دو اور یا مرنے کیلئے تیار

ہو جاؤ اور یوں خاص طور پر مکہ اور مدینہ سے تمام یہودی اور عیسایوں کا صفایا کر دیا گیا پھر جب خلافت اسلامیہ نے عراق پر قبضہ کیا تو اس دور میں ساسانی سلطنت کے دار لحکومت تیسفون Ctesiphon کو دنیا کا سب سے بڑا شہر ہونے کا اعزاز حاصل تھا لیکن خلافت اسلامی والوں نے اس شہر کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا اور پھر اس کھنڈر کے شمال میں ایک نیا شہر آباد کیا جسے آج بغداد کہا جاتا ہے جبکہ دنیا کے سب سے بڑے شہر تیسفونCtesiphon کے کھنڈرات آج بھی عراق میں موجود ہیں۔

8۔مذہب اسلام کیونکہ رومنوں کی ایجاد ہے اسی لئے رومن تاریخ کو سمجھے بغیر اسلام کی بنیادوں کو کبھی نہیں سمجھا جاسکتا

میں نے مذہب اسلام کی جو مختصر تاریخ اوپر بیان کی ہے اسی تاریخ کو مذید سمجھنے کیلئے ہمیں رومن تاریخ اور اس وقت کے عرب سیاسی اور سماجی حالات کو ضرور سمجھنا چاہئے جس طرح روس امریکہ سرد جنگ سے طالبانوں نے جنم لیا بلکل اسی طرح سلطنت روم اور ساسانی سلطنت ایران کے درمیان صدیوں طویل سرد اور گرم جنگی حالات میں مذہب اسلام بنایا گیا۔ آج امریکہ کا کوئی بھی باغی روس میں اور روس کا باغی امریکہ یا یورپ میں اپنے آپ کو کیوں زیادہ محفوظ سمجھتا ہے اگر آپ ان وجوہات کو بھانپ سکتے ہیں تو آپ مذہب اسلام کی تاریخ کے تمام پوشیدہ حقائق کو بخوبی سمجھ جائیں گے لہٰذا اب مکہ اور مدینہ کے ان حالات کے بارے میں بتاتا ہوں جن کی وجہ سے ورقہ بن نوفل کا فسلفہ امن بدو انقلاب میں تبدیل ہو گیا جس کے پیچھے عرب کے کچھ ثقافتی اور سیاسی حالات نے مذہب اسلام کو نہائت ساز گار ماحول دیا۔

9۔بدو کلچر میں کسی کو پیار و احترام سے بیٹا کہنا گالی کے مترادف سمجھا جاتا ہے

اسلام سے قبل مکہ اور مدینہ کے شہری علاقوں میں تہذیب یافتہ یہودی اور عیسایوں کی اکثریت تھی جبکہ شہروں سے باہر بت پرست صحرائی بدو آباد تھے جو ہر سال اپنے بت پرستی کے مرکز کعبہ میں جمع ہوتے

اور ننگے ہو کر بتوں کا طواف کرتے تھے ان کی اسی رسم کو حج کہا جاتا تھا۔ مکہ اور مدینہ کے تہذیب یافتہ عرب صحرائی لوگوں کو بدو کہہ کر پکارتے تھے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے لاہور میں آج بھی دیہاتوں سے آنے والے لوگوں کو پینڈو کہا جاتا ہے۔ آج بھی صحرائی بدو اپنی حقیقی اولاد کے سوا کسی کو بھی بیٹا یا بیٹی کہہ کر نہیں پکارتے اگر کوئی انکے بچے کو بیٹا کہہ دے تو وہ لڑ پڑتے ہیں کہ تم کیا اسکی ماں کے ساتھ سوئے تھے جو اسے بیٹا کہتے ہو؟ اسی طرح اگر کوئی بڑی عمر کا شخص پیار سے کسی بچے کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو یہ بات بھی بدوؤں میں نہایت ہی معیوب سمجھی جاتی ہے جس کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے جیسے وہ اس بچے سے سیکس کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے کسی کے سر پر ہاتھ پھیرنا یا بیٹا کہنا بدو کلچر کے خلاف ہے جبکہ شہری علاقوں کے عیسائی یسوع کو خدا کا بیٹا کہتے تھے قرآن سے ہمیں ثبوت ملتا ہے کہ اس دور میں مکہ اور مدینہ کے یہودی بھی کسی عزیر نامی شخص کو خدا کا بیٹا کہتے تھے گو کہ یہودیت میں کسی عزیر نامی شخص کا کہیں ذکر نہیں ملتا جس سے پتہ چلتا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے یہودی اور عیسائی عقیدے کے لحاظ سے اسرائیل سے کچھ مختلف تھے۔ پھر ہمیں قرآن سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مکہ مدینہ کے یہودی اور عیسایوں میں باہمی چپقلس چلتی رہتی تھی لہٰذا یہ تمام تاریخی واقعات ثابت کرتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں کسی ایسی بڑی تبدیلی کی ضرورت تھی جس سے خطے کے تمام عرب یہودی عیسائی اور بدوؤں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے اور یہی بڑی تبدیلی بعد میں ورقہ بن نوفل کے فلسفہ امن کی بنیاد پر مذہب اسلام بنی مذہب اسلام کے بننے میں خطے کے کلچر اور سیاسی حالات کا سب سے زیادہ عمل دخل ہے۔

10۔ مکہ اور مدینہ کا پورا علاقہ دنیا کی سب سے مضبوط ثاثانی سلطنت کا حصہ تھا

محمد کی پیدائیش سے ہزاروں سال پہلے روم سے لیکر یمن اور ایران تک کا پورا علاقہ دو بڑی سلطنتوں میں تقسیم تھا ایک سلطنت روم اور دوسری سلطنت ثاثانی۔ ثاثانی آتش پرستوں کا ایک قبیلہ تھا جن کا تعلق موجود ایران سے تھا لیکن انکا پایہ تخت ایران کی بجائے موجودہ عراق کے ایک شہر تیسفون میں تھا ثاثانی سلطنت بادشاہ ہرمزد چہارم Hormizd IV کے وقت دنیا کی مضبوط ترین سلطنت تھی اور انکا

دار لحکومت تیسفون اس زمانے میں دنیا کا سب سے بڑا شہر مانا جاتا تھا۔ ثاثانی اتنی مضبوط سلطنت تھی کہ وہ رومنوں کے بہت سے علاقے فتح نا کرنے کیلیئے رومنوں سے ٹیکس وصول کرتے تھے۔ مکہ اور مدینہ کا پورا علاقہ حجاز کہلاتا تھا جو کہ ثاثانی سلطنت کا حصہ تھا اس بات کو آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیں کہ مکہ اور مدینہ کا پورا علاقہ ثاثانی یعنی سلطنت ایران کا حصہ تھا اور رومن سلطنت ایران کے رحم و کرم پر رہتے تھے کیونکہ پوری اسلامی تاریخ مکہ اور مدینہ کے بارے میں تو خوب بیان کرتی ہے لیکن کبھی اس ملک کے بارے میں بیان نہیں کرتی جس ملک کے مکہ اور مدینہ شہر تھے بس یہ یاد رکھو کہ محمد کی پیدائش سے کئی سو سال پہلے سے لیکر محمد کی موت تک مکہ مدینہ ثاثانی سلطنت Percia کا حصہ تھا۔

11۔ ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو محمد کا ہم عمر تھا اسی لئے اسکے حالات زندگی محمد کیلیئے مشعل راہ بنے

جب 570 عیسوی میں محمد کی پیدائیش ہوئی عین اسی سال ثاثانی بادشاہ ہرمند Hormizd کا بیٹا شہزادہ پرویز خسرو Parviz Khosrau پیدا ہوا کیونکہ محمد اور اسکے ملک Percia کا شہزادہ پرویز خسرو ہم عمر تھے اسی لئے پرویز خسرو کے حالات زندگی کو ہی محمد نے اپنے لئے مشعل راہ بنایا۔ رومنوں نے 20 سالہ نوجوان شہزادہ پرویز خسرو کو اپنے باپ ہرمند کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر لیا اور یوں 590 عیسوی میں پرویز خسرو نے اپنے باپ ھرمزد Hormizd IV کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بادشاہ ہرمند کے ایک وفادار جنرل بہرام کوبن Bahram Chobin نے شہنشاہت سنمبھال لی اور باغی شہزادہ پرویز خسرو فرار ہو گیا۔

12۔ اسلام کی حقیقتیں جاننے کا سب سے پہلا پوائینٹ یہاں سے نوٹ کر لیں

اب ثاثانی سلطنت کا 20 سالہ نوجوان باغی شہزادہ پرویز خسرو اپنی جان بچانے کیلیئے فرار ہو کر کہاں جاتا؟ اگر آپ اپنے کامن سینس پر تھوڑا سا بھی زور دیں گے تو جان جائیں گے کہ باغی شہزادہ Percia کے دشمن یعنی اپنے آقا رومنوں کی پناہ میں ہی جا سکتا تھا بس وہ رومنوں کی پناہ میں چلا گیا اور اس وقت محمد کی

عمر بھی ٹھیک 20 سال تھی لازمی بات ہے کہ محمد جیسا ذہین شخص اپنے ملک کے شہزادے کے حالات سے ضرور باخبر ہو گا کیونکہ ہمیں اسلامی تاریخ ثابت کرتی ہے کہ محمد کی پوری زندگی میں پرویز خسرو اسکے لئے مشعل راہ بنا رہا۔ بس اس طرح پرویز خسرو ثاثانی سلطنت سے بھاگ کر رومنوں کے پاس چلا گیا اور رومن بادشاہ Maurice نے پرویز خسرو کو ثاثانی سلطنت کے خلاف تیار کرنا شروع کر دیا رومن بادشاہ Maurice نے اپنی بیٹی ماریہ Maria کی شادی نوجوان باغی شہزادہ Parviz Khosrau سے کر دی اور یوں دنیا کی مضبوط ترین ثاثانی سلطنت کا باغی شہزادہ رومن بادشاہ کا داماد بن گیا۔ بس یہاں سے ایک پوائینٹ ذہن میں رکھ لینا کہ روسی باغی کو اسکے دشمن ملک امریکہ نے پناہ دے دی اگر آپکے ذہن میں یہ پوائینٹ رہے گا تو پھر اگلی باتیں بہت آسانی سے سمجھ آجائیں گی۔

13۔ رومنوں کا ثاثانی سلطنت کے خلاف اعلان جنگ

رومن بادشاہ نے اپنے داماد پرویز خسرو کی حکومت بحال کروانے کیلئے جنگی تیاریوں کا سلسہ شروع کر دیا اور یوں 591 عیسوی میں رومنوں نے ثاثانی سلطنت پر حملہ کر دیا کیونکہ ثاثانیوں کا بادشاہ ہرمزد مر چکا تھا اور اسکا بیٹا پرویز خسرو رومنوں کا داماد تھا بس اسی لئے ثاثانیوں کو رومنوں نے شکست دیکر اپنے داماد ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کو ثاثانی سلطنت کا بادشاہ بنا دیا اور یوں رومنوں نے پورے خطے پر اپنا تسلط قائم کر لیا۔

14۔ سلطنت روم میں بغاوت اور ثاثانیوں سے جنگی سلسلوں کی شروعات

کیونکہ رومن کافی عرصہ سے پرویز خسرو کے والد ثاثانی بادشاہ ہرمزد کو ٹیکس دیتے تھے لیکن پرویز خسرو کی تاج پوشی کروانے کے بعد رومنوں پر ٹیکس کی پابندی ختم ہو گئی اور جو رومنوں کے علاقے ثاثانیوں کے قبضے میں تھے وہ تمام علاقے رومنوں نے واپس لے لئے کیونکہ رومن بادشاہ پرویز خسرو کا سُسر تھا اسی لئے اسکی حد سے زیادہ ثاثانیوں پر رعائیت کی وجہ سے رومنوں میں اپنے

بادشاہ Maurice کے خلاف بغاوت پیدا ہونے لگی اور پھر 602 عیسوی میں رومن بادشاہ Maurice کے ایک جنرل فوکاس Phocas نے اپنے بادشاہ Maurice کو قتل کر کے رومن تخت پر قبضہ کرلیا۔ اپنے سسر Maurice کی موت کی خبر سن کر پرویز خسرو نے رومنوں پر حملہ کر دیا اور پھر دوبارہ ثاثانی اور رومنوں میں جنگی سلسلے شروع ہوگئے اور تھوڑے ہی عرصے میں پرویز خسرو نے شام سمیت کئی رومن علاقوں پر قبضہ کرلیا رومن بادشاہ Phocas کی کمانڈ میں رومنوں کی طاقت کم ہوتی رہی اور پرویز خسرو رومنوں کو شکست دیتا ہوا اسرائیل تک پہنچ گیا۔

15۔اسلام کے بانی سرپرست رومن بادشاہ ھیرکولیس Heracliusکی تاج پوشی

رومن ثاثانی جنگوں میں پرویز خسرو ہر محاذ پر رومن بادشاہ Phocas کو شکست دیتا ہوا آگے بڑھتا رہا پرویز خسرو کو روکنے کیلئے 610 عیسوی میں رومن جنرل ھیرکولئیس Heracliusنے اپنے بادشاہ Phocas کو قتل کر کے رومن تخت پر قبضہ کرلیا اور ساتھ ہی ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کو صلح کی پیشکش کردی لیکن پرویز خسرو اپنے مرحوم سسر Maurice کی جگہ اسکے بیٹے Theodas کو رومن سلطنت کا بادشاہ بنانے پر بضد رہا جسے ھیرکولئیس نے ماننے سے انکار کردیا جس سے ثاثانیوں اور رومنوں کے درمیان ایک بار پھر سرد اور گرم جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پرویز خسرو جنگی فتوحات میں مصروف رہا لیکن رومن بادشاہ ثاثانی سلطنت میں اندرونی دراڑیں ڈالنے میں مصروف رہا۔

16۔ھیرکولیس Heraclius نے ثاثانی سلطنت کو توڑنے کیلئے ابراہیمی سلسلہ کے چوتھے مذہب اسلام کی بنیاد رکھ دی

کیونکہ 313 عیسوی میں رومن بادشاہ ConstantinI نے اپنی سلطنت مضبوط کرنے کیلئے ایک یہودی باغی یسوع مسیح کے فلسفہ کو بنیاد بنا کر اپنی بادشاہت قائم کی تھی اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے رومن عیسائی بادشاہ ھیرکلئیس نے ثاثانی سلطنت ایران کو توڑنے کیلئے ثاثانیوں کے علاقہ میں

بسنے والے تمام عربوں میں قوم پرستی کو فروغ دینا چاہا لیکن عرب کیونکہ مذہبی طور پر تین حصوں میں تقسیم تھے یعنی یہودی، عیسائی اور بت پرست بدو کیونکہ بدوؤں کی تعداد کافی زیادہ تھی اسی لئے ایک ایسے فلسفے کی ضرورت محسوس کی گئی جس میں عیاسیت، یہودیت اور بدو کلچر کے تمام رسم رواج کو کو ملا کر عربوں کا ایک جامع گروپ تشکیل دیا جاسکے اسکے لئے ثاثانی سلطنت کے علاقے حجاز میں مکہ کے ایک بزرگ عیسائی راہب ورقہ بن نوفل کو ھیر کلئیس نے تیار کیا کہ وہ ایسا گروپ بنائے جو عربوں کو سلطنت ایران کے خلاف متحد کر کے ثاثانیوں سے آزادی لے سکیں۔

17۔ورقہ بن نوفل کا غارِ حرا میں چھپ کر فلسفہ امن یعنی اسلام کے موضوع پر قرآن لکھنا

ورقہ بن نوفل ایک عرب عیسائی عمر رسیدہ آدمی تھا جسے تورات، زبور اور انجیل پر کافی عبور حاصل تھا کیونکہ یہودی اور عیسایوں کی باہمی چپقلس چلتی رہتی تھی جسکا فایدہ شہروں کے اطراف میں بسنے والے بدو خوب اٹھاتے تھے وہ شہروں میں بسنے والے یہودی اور عیسایوں کے تجارتی قافلے لوٹ لیا کرتے تھے اسی لئے ورقہ بن نوفل نے سوچا کہ کیوں نا ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس مین تینوں کے نظریات شامل ہوں تاکہ تینوں کے درمیان اتحاد قائم ہو سکتے صحرائی بدو عیسایوں اور یہودیوں کے قافلے مین نا لوٹ سکیں لہذا اس نے ایک کتاب قرآن لکھنا چاہی جس میں وہ اپنے کو نبی کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ مکہ اور مدینہ کا علاقہ حجاز ثاثانی سلطنت کے زیر تسلط تھا اسی لئے اس منصوبے پر چھپ کر ہی کام کیا جاسکتا تھا لہٰذا نئے مذہب اسلام کا پہلا نبی ورقہ بن نوفل غار حرا میں چھپ کر قرآن لکھنے لگا اور اسکی کزن خدیجہ محمد کے ہاتھ روزانہ کھانا دیکر اسے غار حرا میں بھیج دیتی تھی۔

18۔شریعت اسلام کے پہلے نبی ورقہ بن نوفل نے محمد کو اپنا مدد گار یعنی رسول چن لیا

کیونکہ عیسائیت اور مسیحت میں پہلے سے ہی ہر شریعت کا ایک نبی ہوتا تھا اور اس نبی کے مدد گاروں کو رسول کا درجہ حاصل ہوتا تھا جس طرح عیسائیت میں عیسیٰ کو ایک نبی کا درجہ ہے جبکہ اسکے مدد گار

شاگردوں کو رسول کا درجہ اسی طرح ورقہ بن نوفل کیونکہ خود شریعت قرآن کا نبی بن گیا لیکن اب اسے کسی ایسے مددگار کی ضرورت تھی جو اسکے پیغام کو عام لوگوں تک پہنچائے اس لئے ورقہ بن نوفل نے محمد کو اپنا مددگار یعنی رسول چن لیا۔ اس بات کا ثبوت ہمیں تاریخ اسلام سے بخوبی ملتا ہے کہ جب اللہ نے محمد کو اپنا رسول چن لیا تو محمد کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ رسول بن چکا ہے لیکن ایک عیسائی ورقہ بن نوفل نے خدیجہ کو بتایا کہ تمہارا شوہر محمد رسول بن چکا ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ورقہ بن نوفل نے ہی محمد کو اپنا رسول بنایا کیونکہ رسول کا رتبہ نبی یا پیغمبر سے چھوٹا ہوتا ہے اسی لئے آج بھی اسلامی کلمہ میں محمد کو نبی اللہ کہنے کی بجائے رسول اللہ کہا جاتا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر محمد اسلام کے رسول اللہ ہیں تو اسلام کے نبی کون تھے ؟ اگر محمد ہی اسلام کے نبی ہوتے تو انہیں نبی کی بجائے چھوٹا خطاب رسول کیوں دیا گیا؟ یہ باتیں واضح طور پر ثابت کرتی ہیں کہ قرآن کے مصنف ورقہ بن نوفل نے نبی کا عہدہ خود رکھا اور رسول کا عہدہ محمد کو سونپ دیا۔

19۔ محمد نے بطور رسول اپنے نبی ورقہ بن نوفل کا پیغام عام لوگوں تک پہنچانا شروع کر دیا

منصوبہ کے مطابق ورقہ بن نوفل غار حرا میں قرآن لکھتا تھا اور جب اسکا رسول محمد کھانا لیکر غار حرا جاتا تو ورقہ بن نوفل محمد کو روزانہ قران کے کچھ آئیتوں کا مفہوم سمجھا دیتا تھا تاکہ وہ لوگوں میں جاکر ان باتوں کا پرچار کرے تاریخ اسلام کے مطابق محمد نے 610 عیسوی میں مکہ کے لوگوں کو قرآن کی باتیں بتانا شروع کر دیں۔ کیونکہ محمد ایک ان پڑھ بت پرست آدمی تھا جب مکہ کے عیسائی اور یہودیوں کو محمد قرآن کی باتیں بتاتا تو سب لوگ حیران ہو جاتے تھے اور جب لوگ محمد سے سوال کرتے تو محمد میں اتنی بھی قابلیت نا ہوتی تھی کہ وہ ان سوالوں کے جواب فوری طور پر دیتے لہٰذا اسلامی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد لوگوں کے سوالوں کے جواب دوسرے دن وحی آنے کے بعد دیتے تھے بس محمد سوالوں کے جواب اپنی نبی ورقہ بن نوفل سے پوچھ کر دوسرے دن ان سوالوں کے جوابات لوگوں کو بتاتا تو لوگ اسے معجزہ سمجھنے لگ گئے کہ ایک ان پڑھ آدمی اتنی عقل کی باتیں کیسے جانتا ہے بس اسی لئے مکہ میں محمد رسول

اللہ مشہور ہونے لگ گئے۔اس بات کو آپ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر آپ نیوٹن کے قوانین حرکت کے بارے میں روزانہ ایک بات کسی ان پڑھ آدمی کو یاد کرادیں کہ جاؤ کسی یونورسٹی کمپاؤنڈ میں جا کر طلباء کو بتادینا تو ظاہر ہے آج کے دور میں بھی تعلیم یافتہ طلبہ کسی ان پڑھ آدمی سے نیوٹن کے قوانین حرکت کے بارے میں سن کر ضرور حیران ہو جائیں گے اسی اصول کی بنیاد پر محمد کی مقبولیت مکہ میں روز بروز بڑھنے لگی۔

20۔ورقہ بن نوفل کی وفات پر وحی کا رک جانا

جب ورقہ بن نوفل کی باتوں سے مکہ میں محمد کی مقبولیت میں اضافہ ہونے لگا تو مکہ کے بت پرست بدوؤں نے دیکھا کہ انکا نوجوان عیسائی اور یہودیوں کے واقعات لوگوں میں بیان کرتا ہے جس سے بہت سے بدو بھی محمد کو رسول اللہ مان کر اس پر ایمان لے آئے کیونکہ ورقہ بن نوفل ایک عمر رسیدہ بذرگ تھا اسی لئے وہ رومنوں کے منصوبہ کی تکمیل کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا جس کے بعد لوگ محمد سے مختلف قسم کے سوال کرتے تھے لیکن کیونکہ محمد کا نبی ورقہ بن نوفل فوت ہو چکا تھا اس لئے محمد لوگوں کے سوالوں کا جواب دینے سے قاصر تھا اسی لئے محمد نے کہنا شروع کر دیا کہ اب مجھ پر وحی آنا بند ہو گئی ہے ہمیں تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ ورقہ بن نوفل کی وفات کے بعد کئی دنوں تک محمد پر وحی آنا بند ہو گئی تھی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک عیسائی کے مرنے پر اللہ اتنے سکتے میں کیوں آگیا تھا کہ اس نے محمد پر وحی بھیجنا بند کر دی یہی بات ثابت کرتی ہے کہ ورقہ بن نوفل محمد کا نبی تھا اسی لئے ابتدائی مکی آئیتوں میں کسی بھی جگہ محمد کو اللہ نے نبی کہہ کر نہیں پکارا بلکہ صرف رسول ہی کہہ کر پکارا۔

21۔ورقہ بن نوفل کی وفات کے بعد ایک عجمی عالم سلمان فارسی کا قرآن لکھنا

کیونکہ محمد مکہ کی ایک مالدار خاتون خدیجہ کا شوہر تھا جو کہ مکہ کے گرونواح میں ورقہ بن نوفل کی وجہ سے رسول اللہ مشہور ہو چکا تھا اسی لئے محمد نے وحی کے سلسلے کو دوبارہ شروع کرنے کیلئے کسی ایسے شخص کی

تلاش شروع کردی جسے تورات، زبور اور انجیل پر عبور ہوتا کہ وہ قرآنی سلسلہ جاری رکھ سکے لہٰذا محمد نے سلمان فارسی کو اس کام کیلیئے رکھ لیا اور یوں وحی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا لوگ محمد سے سوال کرتے اور محمد دوسرے دن سلمان فارسی سے پوچھ کر انکے سوالوں کا جواب دے دیتا اس دور میں کچھ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ محمد کو کوئی عجمی آدمی آئیتیں لکھ کر دیتا ہے اس بات کا ثبوت ہمیں قرآن خود اپنی مکی سورۃ النحل کی آئیت 103 میں اس طرح دیتا ہے کہ

وَلَقَدۡ نَعۡلَمُ أَنَّهُمۡ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُۥ بَشَرٞۗ لِّسَانُ ٱلَّذِي يُلۡحِدُونَ إِلَيۡهِ أَعۡجَمِيّٞ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيّٞ مُّبِينٌ

اور ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں اِسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس کی طرف نسبت کرتے ہیں اُس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔ 16:103

قرآن کی یہ آئیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ قرآن لکھنے والا کوئی عجمی بھی رہا ہے اور تاریخ اسلام کے مطابق محمد کا سب سے قریبی رفیق جسے تورات، زبور اور انجیل پر عبور تھا ورقہ بن نوفل کے بعد سلمان فارسی ہی تھا لیکن اللہ نے اس الزام کا جواب نہائت ہی غیر منطقی دیا کہ عجمی عربی قرآن کیسے لکھ سکتا ہے اللہ کی یہ دلیل ہو سکتا ہے عرب کے بدوؤں کو مطمعن کر دیتی ہو گی لیکن ہر عقلمند انسان بخوبی جانتا ہے کہ کوئی بھی عجمی عرب میں رہ کر عربی زبان پر عبور حاصل کر سکتا ہے اور سلمان فارسی تو ویسے ہی اپنے زمانے کا تعلیم یافتہ آدمی تھا۔

22۔ورقہ بن نوفل کے بعد محمد رومنوں کیلئے بالکل ایسے کام کرتا رہا جیسے طالبانوں نے روس کے خلاف کام کیا

ورقہ بن نوفل کے بعد محمد رومنوں کیلئے بدستور کام کرتے رہے رومن بادشاہ ھیر کولئیس Heraclius ثاثانی سلطنت میں مختلف گروپوں کو انکے بادشاہ پرویز خسرو کے خلاف تیار کرتا رہا جبکہ 613-614 عیسوی میں پرویز خسرو اپنی طاقت کے نشے میں مسلسل فتوحات کرتے ہوئے رومنوں کے علاقہ مصر اور شام کو فتح کر لیا لیکن ھیر کولئیس کا منصوبہ علاقوں کو فتح کرنے کی بجائے ثاثانی سلطنت میں رہنے والے لوگوں کو متحد کرنا تھا ھیر کلیئس نے صرف ثاثانی سلطنت کے رہنے والے محمد کو ہی باغی نہیں بنایا بلکہ ثاثانی سلطنت جو کہ ایران سے لیکر یمن، سعودی عرب اور عراق تک پھیلی ہوئی تھی جہاں کئی باغی لیڈر اپنے اپنے طور پہ لوگوں کو متحد کر رہے تھے تاکہ کسی مناسب موقع پر پرویز خسرو کو اندرونی اور بیرونی طور پر حملہ کر کے پسپا کر دیا جائے جب پرویز خسرو نے مصر فتح کیا تو محمد کو رومنوں کے منصوبے کا پتہ تھا اسی لئے محمد نے مکی سورۃ روم کی آئیت 1 تا 3 میں عنقریب رومنوں کی فتح کا اشارہ دیتے ہوئے یوں لکھا کہ

الٓمٓ (١) غُلِبَتِ ٱلرُّومُ (٢) فِىٓ أَدۡنَى ٱلۡأَرۡضِ وَهُم مِّنۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُونَ (٣) فِى بِضۡعِ سِنِينَ‌ۗ لِلَّهِ ٱلۡأَمۡرُ مِن قَبۡلُ وَمِنۢ بَعۡدُ‌ۚ وَيَوۡمَٮِٕذٍ يَفۡرَحُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ

روم مغلوب ہو گئے نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے چند ہی سال میں پہلے اور پچھلے سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور اس دن مسلمان خوش ہوں گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت پرویز خسرو اور رومن بادشاہ ھیر کلئیس کے درمیان جنگی سلسلہ چل رہا تھا کیونکہ رومن عیسائی تھے جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہہ کر شرک کرتے تھے اسکے باوجود اللہ نے رومنوں

کا ساتھ دیتے ہوئے کیوں کہا کہ رومن فتح حاصل کریں گے تو پھر مسلمان خوش ہو جائیں گے یہ آئیت واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ نیا مذہب بنانے والے مسلمان رومنوں کے بالکل ایسے ہی ایجنٹ تھے جیسے طالبان روس کے خلاف اتحادی امریکہ کے ایجنٹ اسی لئے قرآن کیا اس آیت میں اللہ بھی بڑھ چڑھ کر رومنوں کی چمچہ گیری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

23۔ محمد کا رومنوں کی پناہ میں جا کر جنگی تربیت حاصل کرنا

جس طرح 590 عیسوی میں محمد کا ہم عمر ثاثانی باغی شہزادہ رومنوں کی پناہ میں جا کر جنگی تربیت حاصل کر کے آیا تھا بالکل اسی طرز پر رومن بادشاہ ھیر کولیس Heraclius نے ثاثانی سلطنت کے تمام باغی لیڈروں کو اپنی پناہ میں روم بلا لیا تا کہ انکی جنگی تربیت کر کے ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کے خلاف حتمی قدم اٹھایا جا سکے سن 615 عیسوی میں ثاثانی سلطنت کے باغیوں کے خلاف پرویز خسرو نے کاروائیوں کا آغاز کر دیا کیونکہ مکہ اور مدینہ کے عیسائی اور یہودی اس جنگ میں غیر جانبدار تھے جبکہ محمد کا بت پرست قبیلہ پرویز خسرو کا ساتھ دے رہا تھا اسی لئے محمد کے قبیلے کے لوگ رومن نواز مسلمانوں کے خلاف ہو گئے انہوں نے منصوبہ بنایا کہ اگر محمد اور اسکے ساتھیوں کو قتل کر دیا جائے تو یہ نیا مذہب ختم ہو سکتا ہے جس کی اطلاع محمد کو ملی تو محمد نے مسلمانوں کے گروپ کو قریبی عیسائی ریاست حبشہ ہجرت کرنے کو کہا لہٰذا مسلمانوں کے دستے اپنی جان بچانے کیلئے حبشہ چلے گئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو خطرہ محمد کی وجہ سے تھا تو پھر محمد ہجرت کر کے حبشہ کیوں نہیں گئے ؟

کیونکہ 615 سے لیکر 618 عیسوی تک مسلمانوں کے کئی دستے ہجرت کر کے حبشہ جاتے رہے لیکن تاریخ اسلام اس بارے بالکل خاموش ہے کہ اس 3 سال کے عرصہ میں محمد کہاں چھپا رہا؟ ہمیں رومن تاریخ بتاتی ہے کہ ثاثانی سلطنت کے باغی لیڈر ہمیشہ رومنوں کی پناہ میں جاتے تھے وہیں پر جنگی تربیت حاصل کرتے تھے بس محمد سلمان فارسی اور اسکے چند قریبی جنگجو ساتھ جنگی تربیت حاصل کرنے رومنوں کی پناہ میں روم چلے گئے

24۔جب محمد رومنوں کی پناہ سے واپس مکہ آئے تو لوگوں نے محمد سے پوچھا آپ اتنا عرصہ کہاں رہے تو محمد نے سفر روم کو معراج کا واقعہ بنا کر بتادیا

رومن تاریخ کے مطابق 618-648 عیسوی میں رومن بادشاہ ھیر کولئیس نے ثاثانی باغی لیڈروں کو ثاثانی سلطنت کے مختلف علاقوں میں جھج کرانہیں وہاں کاروایوں کی ھدائیت کی جس کی وجہ سے پرویز خسرو اندرونی حملوں کی وجہ سے بوکھلا گیا 619 عیسوی میں مسلمانوں کے تربیت یافتہ جنگی دستے واپس ثاثانی سلطنت میں جانے لگے اور یہی وہ دور تھا جب محمد بھی رومنوں سے جنگی تربیت لیکر واپس مکہ آگئے تو حبشہ سے دستے بھی واپس آنا شروع ہوگئے لوگ محمد سے پوچھتے تھے کہ آپ نے یہ عرصہ کہاں گذارا تو محمد رومنوں کی پناہ کا بتانے سے گریز کرتے تھے اسی لئے محمد نے رومنوں کی پناہ کے دوران جب مختلف جگہ کی سیر کی اسی سیر کو معراج کا واقعہ بنا کر لوگوں کو بتادیا کہ میں ایک سفر پر گیا تھا میں نے یروشلم میں نماز پڑھی وہاں عیسیٰ اور موسی سے ملا وغیرہ وغیرہ۔

25۔محمد نے مکہ میں جا کر قرآن میں جنگی آئیتوں کا اضافہ کیا اور قرآن میں اپنے آپکو رسول کی بجائے نبی لکھنا شروع کر دیا

622 عیسوی میں رومن بادشاہ ھیر کولئیس نے ثاثانی سلطنت پر اندرونی اور بیرونی اطراف سے حملے شروع کر دئے یہی وہ دور تھا جب محمد اور اسکے تمام تربیت یافتہ سپہ سالار مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے کیونکہ مختلف علاقوں سے آنے والے مسلمانوں کو محمد نے رومنوں کی ھدائیت پر مدینہ میں جمع کرنا شروع کر دیا تھا اسی لئے رومن نواز مسلمانوں نے اپنے آپ کو مدینہ میں جنگ کیلئے تیار کرنا شروع کر دیا۔ رومن نواز مسلمانوں نے ثاثانی نواز اہل مکہ سے جنگی معرکے شروع کر دئے 624 عیسوی میں مسلمانوں نے جنگ بدر لڑی رومن تاریخ کے مطابق اسی دوران ھیر کولئیس نے ثاثانی ریاست کے شمالی اطراف سے حملہ کر دیا منصوبے کے مطابق ثاثانی باغی فرخ ہرمزد Farrukh

Hormizd اور رستم Rostam Farrokhzad نے جان بوجھ کر رومن بادشاہ ھیر کلئیس کے سامنے ہتھیار ڈال دئے جس سے پرویز خسرو کو زبردست نقصان ہوا۔ یہ وہ دور تھا جب محمد نے پسپا ہوتے ہوئے پرویز خسرو اور اسکے گورنر مصر کو خط بھیجا کہ مجھے اللہ کا رسول مان کر اسلام قبول کر لو۔ پھر کچھ ہی عرصے بعد مصر کے میں بھی رومن نواز باغیوں نے کنٹرول سنمبھال لیا۔

26۔رومنوں کا ترکی ایران اور عراق کے تمام ثاثانی علاقوں پر قبضہ

624 سے لیکر 627 عیسوی تک رومن بادشاہ ہیر کلئیس ثاثانی سلطنت میں موجود اپنے باغی ثاثانی آتش پرست اور عرب لیڈروں کی مدد سے ثاثانی سلطنت کے علاقوں پر قبضہ کرتے ہوئے ثاثانی دار لحکومت تیسفون کی طرف بڑھتے ہوئے ایران ترکی اور عراق کا کافی علاقہ اپنے کنٹرول میں کر لیا اسی دوران عرب رومن نواز مسلمان محمد کی کمانڈ میں مکہ فتح کرنے کیلئے تیاریاں کرتے رہے۔

27۔ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کی رومنوں کے محاصرے میں ھلاکت اور محمد کا مکہ پر قبضہ

رومن بادشاہ ھیر کلئیس نے تیسفون پر حملہ کر دیا ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو تیسفون سے بھاگ کر دوسرے شہر Dastgerd چلا گیا لیکن رومنوں نے پرویز خسرو کا پیچھا کرتے ہوئے Dastgerd کا محاصرہ کرلیا جہاں ثاثانی خاندان نے پرویز خسرو کے ایک باغی بیٹے Kavadh کو پرویز خسرو کے کہنے پر قید کیا ہوا تھا لہٰذا رومنوں نے Kavadh کو آزاد کروا کر پرویز خسرو کو گرفتار کر کے اسکے حوالے کر دیا Kavadh نے ثاثانی سلطنت کا بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا جسے رومنوں نے تسلیم کر لیا اور پھر Kavadh نے 628 عیسوی میں اپنے والد پرویز خسرو اور تمام بھایوں کو قتل کروا دیا اور ثاثانی قبضہ میں تمام رومن علاقوں کو آزاد کر دیا جس کی وجہ ثاثانی نواز مکہ کے لوگوں کے حوصلے پست ہوگئے اور 629 عیسوی میں معمولی مداخلت کے ساتھ محمد اور اسکے ساتھیوں نے بھی مکہ پر قبضہ کر لیا۔

28۔رومنوں کی طرف سے محمد کوانعام

628 عیسوی میں ثاثانی بادشاہ پرویز خسرو کی ھلاکت کے بعد فاتح رومن بادشاہ ھیرکلئیس Heraclius نے ثاثانی سلطنت میں موجود اپنے تمام باغیوں کیلیئے بیش بہاانعامات کااعلان کیا خسرو کے باغی بیٹے کوثاثانیوں کا بادشاہ بنادیا مصر میں باغی عرب کو گورنر بنادیا پھراسی گورنر نے پرویز خسرو کی بیوی ماریہ Maria اور شیریں Sirin کو بطور تحفہ محمد کے پاس بھیج دیا جسے محمد نے قبول کرلیا اور محمد کو رومن بادشاہ ھیرکلئیس Heraclius نے حجاز کا بے تاج بادشاہ بنا دیا اب کیونکہ خطے میں صدیوں پرانی رومن ثاثانی جنگوں کا خاتمہ ہوگیااسی لئے محمد نے پرسکون ہوکراپنی رسول اللہ کی تبلیغ جاری رکھی لیکن ایران کے شکست ذدہ ثاثانی جانتے تھے کہ انکی شکست میں عرب باغیوں کاسب سے بڑاہاتھ تھااسی لئے ثاثانی عربوں سے انتقام کیلیئے کسی مناسب موقع کی تاک میں رہے اوریوں محمد اپنی آخری سانسوں تک رومنوں کے وفادار رہے لیکن 632 عیسوی میں محمد کی وفات کے بعد خلفائے راشدین نے رومنوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا کیونکہ رومنوں نے ثاثانی سلطنت کے خلاف بدوؤں کو فلسفہ اسلام دیکر بیدار کیااور پھریہی بیداری بدوانقلاب کی صورت میں تلوار کے زورپر پھیلتی گئی۔

29۔محمد کی وفات کے بعد اسلام خلفائے راشدین قرآن کو کتابی شکل میں لائے

محمد پوری زندگی رومنوں کیلیئے ثاثانی اورانکے گروپ کے لوگوں سے لڑتارہااور حکومت بنانے کیلیئے خط لکھوالکھواکر مختلف بادشاہوں اور گورنروں کو بھیجتارہالیکن ورقہ بن نوفل کے اسلامی فلسفہ قرآن کو کتابی شکل نادے سکا حتیٰ کہ قرآن میں بیان کئے گئے بہت سے وضاحت طلب معاملات میں ایک بھی حدیث کی کتاب نالکھواسکااور پھر محمد کی وفات کے بعد ورقہ بن نوفل کے جس فلسفہ پر بدوؤں کو بیدار کیاگیاتھااسی فلسفے کوایک مکمل مذہب کی شکل میں لانے کیلیئے خلفائے راشدین نے قرآنی بکھرے ہوئے نسخوں کو جمع کرکے کتابی شکل دی اوراسی فلسفہ اسلامی کی بنیادپر حکومت کرتے رہے۔

30۔ ثاثانی یعنی ایرانیوں نے حدیثیں لکھ لکھ کر عربوں سے اپنے تمام پرانے بدلے لے لئے

کیونکہ عربوں نے محمد کی سر براہی میں رومنوں کا ساتھ دیکر ثاثانی سلطنت ایران کو توڑااور پھر خلافت اسلامی کیلئے مسلمان آپس کی جنگوں میں مصروف رہے جو گروپ جتنا قتل عام کرتا اسے حکومت مل جاتی اسی دور میں ایرانیوں نے محمد کے نواسوں کو پناہ دیکر اسلام میں بغاوت پیدا کر دی اور ھزاروں حدیثیں لکھ کر اسلام میں دراڑیں ڈال کر اپنے تمام پرانے بدلے لئے حدیثوں کی وجہ سے اسلام دو حصوں میں بٹ گیا شعیہ اسلام اور سنی اسلام کئی سو سال تک حدیث نگاری ایک کامیاب کار بار رہا جس میں لاکھوں کی تعداد میں حدیثیں لکھی گئی اور یوں اسلام ایک ایسا گورکھ دھندا بن گیا کہ آج بھی بڑے بڑے مفتی اور علماء ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دے رہے ہیں۔

بس اس پورے تاریخی تجزیہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عرب اور پھر مسلمان شروع سے ہی کسی نا کسی کے آلہ کار کے طور پر کام کرتے آرہے ہیں پہلے رومنوں کیلئے کام کرتے رہے پھر ترکوں نے انہیں خوب استعمال کیااور پھر عرب برطانیہ کی چمچہ گیری میں چلے گئےاور ترکوں کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیااور یوں عرب کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئے بس جس طرح رومنوں نے سلطنت ایران توڑنے کیلئے اسلام بنا کر عربوں کو فری ھینڈ دیااور پھر عربوں نے خلافت اسلامی بنائی بالکل اسی طرح آج امریکہ نے روس کو توڑنے کیلئے طالبان بنائے اور پھر ان شدت پسندوں کو انکے علاقوں میں فری ھینڈ دے دیا تو داعش نے اسلامی خلافت بنالی۔ بس تاریخ یونہی اپنے آپ کو دہراتی رہی اور دہراتی رہے گی لیکن عربوں کو شاید ہی عقل آئے بس تم سب لوگ عرب بدو نہیں بلکہ برصغیر کی قدیم تہذیب یافتہ قوم ہو آنکھیں کھولو اور ان بدوؤں کو اپنے آقا مت بناؤ جو ہمیشہ سے ہی کسی نا کسی کے آلہ کار رہنے کے عادی ہیں۔ اور ہمیشہ سے یہی کہتے آرہے ہین کہ فلاں نے ہمارے خلاف سازش کر دی فلاں نے

ہمارے ساتھ ہاتھ کر دیا یاد رکھو احمق کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی بیوقوفیوں کا ذمہ دار ہمیشہ کسی اور کو ٹھہراتا ہے۔

بس دوستو آج کا یہ تجزیہ تھا ہی اتنا اہم کہ مختصر کرتے کرتے بھی بہت لمبا ہو گیا